سؤال کی عمدگی اور حُسنِ سؤال بہت مفید خصلت اور پاکیزہ ثقافت ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَمَرَ بِالسُّؤَالِ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ تَعَالَى:(وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ)[١].

برادرانِ اسلام! میرے دینی بھائیو!. بلاشبہ حُسنِ سؤال اور سؤال کی عمدگی آدھا علم ہے[٢] یہ بہت مفید خصلت اور بڑی پاکیزہ خوبی ہے حُسنِ سؤال کا مطلب ہے : ادب واحترام کے ساتھ اور موقع محل کی رعایت کرتے ہوئے اہل علم سے سؤال کرنا،اور جاننے والوں سے دین ودنیا کے فائدے کی بات دریافت کرنا پھر ان کے جواب کو غور وفکر اور استحضار سے سننا اور اس پرعمل کرنا، باری تعالی نے ہمیں اہل علم سے سؤال کرنے کا حکم دیا ہے حُسنِ سؤال کی بدولت سائل کے علم وفہم اور اس کی بصیرت ومعرفت میں خوب اضافہ ہوتا ہے، سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا گیا کہ: آپ نے یہ کثیر علم اور علمی مقام کس طرح حاصل کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا خوب پوچھنے والی زبان اور حاضر وبیدار رہنے والے دل کے ذریعے[٣]

---

(١) ص: ٤٩.
(٢) فتح الباري لابن حجر: (١٣٨/١٢).
(٣) أدب الدنيا والدين للماوردي: (ص٧٠) وفيض القدير للمناوي: (٥٦٩/٢).

قرآنِ کریم اور حدیث شریف میں بے شمار مقامات پر یَسْأَلُونَكَ وغیرہ کے ضمن میں لوگوں کے سؤالات کا تذکرہ ہے پھر ان سؤالوں کا جواب دیا گیا ہے چنانچہ سورۂ مائدہ میں مذکور ہے: (يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ)[1]. لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کون سی چیزیں ان کیلئے حلال کی گئی ہیں، آپ ان سے فرماد یجئے کہ تمام پاکیزہ چیزیں تمھارے لئے حلال کی گئی ہیں، دینی اور علمی ترقی میں سؤال واستفسار کی اہمیت کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ نبی رحمۃٌ لِلْعٰلَمِیْن ﷺ بہت سے معاملات میں حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کرتے پس وہ منشاالٰہی کے مطابق آپ ﷺ کو جواب دیا کرتے، ہم جب رسول رحمت ﷺ کی سیرت طیبہ اور آپ کے جاں نثار صحابہ کی حیات مبارکہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں جگہ جگہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دینی وعلمی سوالات اور ان کے مفید استفسارات کا تذکرہ ملتا ہے کیونکہ ان حضرات کو علم حکمت سے بے انتہا محبت تھی اور ان کے اندر علم حاصل کرنے کا بے پناہ شوق تھا، ان کے عمدہ سوالات ان کی عقل کی پختگی اور ان کی رائے کی گہرائی پر دلالت کرتے ہیں وہ اچھی طرح سمجھتے تھے کہ انہیں کس طرح سؤال کرنا ہے؟ کس چیز کے بارے میں سؤال کرنا ہے؟ کیوں سؤال کرنا ہے؟ اور کب سؤال کرنا ہے؟ یہ صحابۂ کرام کی فہم وفراست ہی کا نتیجہ تھا کہ ان کے سؤالات الفاظ میں انتہائی مختصر مگر مفہومِ ومعانی کے اعتبار سے بہت وسیع اور بہت سی

(١) المائدة: ٤.

خوبیوں کو جامع ہوا کرتے تھے چنانچہ ایک صحابي نے عرض کیا: یارسول اللہ مجھے ایسے اعمال بتلا دیں جو مجھ کو جنت سے قریب کردیں اور جہنم سے دور کردیں، آپ ﷺ کو ان صاحب کا سوال بہت پسند آیا، آپ نے اپنے اصحاب کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: «لَقَدْ وُفِّقَ». اس بندے کو بہت عمدہ سوال کی توفیق ملی ہے پھر اپنے ان الفاظ میں ان صاحب کو جواب مرحمت فرمایا: «تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ»(۱) تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کئے بغیر فقط اسی کی عبادت کرو اور نماز قائم کرتے رہو اور زکاۃ ادا کرتے رہو اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتے رہو

اپنے دیني اور دنیاوی فائدے سے متعلق سؤال کرنے والو! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایسے اعمال و افعال کے بارے میں پوچھا کرتے تھے جن سے ان کو علمی ترقی اور دیني و دنیاوی فائدہ حاصل ہوتا تھا سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے اصحاب سے بہتر اور خیر والی کوئی جماعت نہیں دیکھی وہ حضرات نبی کریم ﷺ سے نفع بخش اور مفید سؤالات کیا کرتے تھے(۲) اسی طرح وہ حضرات ایسے مسائل پوچھا کرتے جو مشکل ہوتے اور جن کا سمجھنا بظاہر دشوار ہوتا تاکہ مسئلے کو اچھی طرح سمجھ سکیں پھر اسے دوسروں کو سمجھا سکیں اور اس پر صحیح طریقے سے عمل کر سکیں چنانچہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

---

(۱) متفق عليه.
(۲) الدارمي: ۱۲۷.

بارے میں مروی ہے کہ وہ جب کوئی مشکل مسئلہ سنتیں تو جب تک وہ مسئلہ ان کے نزدیک خوب واضح نہ ہوجاتا اور اچھی طرح سمجھ میں نہ آجاتا تب تک وہ اس پر غور کرتی رہتیں اور آپ ﷺ سے اس کے بارے میں استفسار کرتی رہتیں[1] صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حسن سؤال سے بخوبی واقف تھے وہ غیر ضروری اور بے موقع سؤالات سے بچتے اور موقع محل دیکھ کر سؤال کیا کرتے چنانچہ سیدنا معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے ان دوران ان کو آپ ﷺ کی قربت نصیب ہوئی تو انہوں نے اس موقع کو غنیمت جان کر نبی رحمت ﷺ سے کچھ باتیں دریافت کیں اور جو سوالات پوچھنا چاہتے تھے ان کو خدمت نبوی میں پیش کیا[2]. یااللہ ! ہم سب کو اچھی طرح سؤال کرنے اچھی طرح جواب کو سمجھنے اور اچھی طرح اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمادے، ہمارے معاشرے میں علم نافع اور عمل صالح کو عام کردے اور ہمارے بچوں اور بچیوں کو خیر وبرکت سے مالامال فرمادے ٭٭٭

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

(١) البخاري: ١٠٣.
(٢) متفق عليه.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ الْأَمِينِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

حضراتِ سامعین ورفیقانِ گرامی قدر! نبی اکرم معلم اعظم ﷺ علم و حکمت اور تعلیم و تربیت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے وہ اپنے صحابہ کی ہر پہلو اور ہر جہت سے تربیت فرمایا کرتے چنانچہ ایک صحابی نے سؤال کیا یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ نے ان کے سؤال کی اصلاح فرمائی کہ قیامت کے وقت کے بارے میں نہیں بلکہ اصلا اس کے اعمال اور اس کی تیاری کے بارے میں پوچھنا چاہیے اسی لئے ان سے دریافت فرمایا: «وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟»[1]. تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس اصلاح کا مقصد یہ تھا کہ آدمی کو کام کی بات اور مقصد پر توجہ دینی چاہیے مخصوص اور اہم معاملات پر محنت کرنی چاہیے اور فقط نفع بخش کاموں میں اپنی طاقت اور صلاحیت صرف کرنی چاہیے، پس طالب علم کو اپنے اندر سؤال کرنے کی ثقافت پیدا کرنی چاہیے اور حسنِ سؤال کا طریقہ سیکھنا چاہیے تاکہ وہ اپنے مضامین کو اچھی طرح سمجھ سکے اور علمی ترقی حاصل کر سکے۔ اسی طرح ملازم پیشہ آدمی کے لئے نیز تاجر وغیرہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر سؤال کی مہارت پیدا کرے تاکہ وہ اپنے کام کو بحسن وخوبی انجام دے سکے بچوں کے سرپرستوں پر اور ان کے والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے اندر حسنِ سؤال کی خوبی پیدا کریں اور ان کو مفید مطلب اور نفع بخش سؤالات کی طرف متوجہ کریں تاکہ ان کے علم وفہم میں اضافہ ہو اور

---

(١) البخاري: ٣٦٨٨.

ان کی فکر وفراست کو فروغ حاصل ہو اسی طرح ہمیں اپنی مجلسوں میں ایسے سؤالات کو پیش کرنا چاہیے جو سامعین کیلئے نفع بخش ہوں اور حاضرین مجلس کے لئے مفید مطلب ہوں آخر میں بارگاہ رب العزت میں عاجزانہ دعا ہیکہ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْنَ: ہمارے اندر حسنِ سؤال کی ثقافت[٦] پیدا کردے اور اچھی باتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کی توفیق دیدے، نیز ہم سب کو قلبی سکون عطا فرمادے اور کورونا وغیرہ سے ہماری حفاظت فرمادے** هَذَا وَصلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ خَيْرَهَا وَهَنَاءَهَا، وَتَقَدُّمَهَا وَرِفْعَتَهَا، وَرَخَاءَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَانْشُرِ السَّعَادَةَ بَيْنَ أَهْلِهَا، أَنْتَ رَبُّهَا وَوَلِيُّهَا. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايِد وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايِد وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَأَجْزِلْ مَثُوبَتَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ. اللَّهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا وَعَنِ الْعَالَمِينَ الْوَبَاءَ، وَاشْفِ الْمُصَابِينَ بِهَذَا الدَّاءِ، وَعَافِنَا بِفَضْلِكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، يَا مُجِيبَ الدُّعَاءِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ؛ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

[٦] سؤال کی عمدگی اور حُسنِ سؤال بہت مفید خصلت اور پاکیزہ ثقافت ہے